# فحش، سبّ اور لعنت کی شرعی حیثیت

کسی کو برا بھلا کہنے کے تین طریقے ہیں اور عربی میں ان طریقوں کے الگ الگ نام ہیں:

- فحش (یعنی گالی دے کر برا بھلا کہنا)
- سبّ (یعنی برے اور سنگین الفاظ میں برا بھلا کہنا)
- لعنت (یعنی رحمت الٰہی سے دوری کی بد دعا دینا)

## فحش کے احکام

مؤمن کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کو گالی دے کیوں کہ گالی دینے سے خود گالی دینے والی کی توہین ہوتی ہے اور اللہ کو یہ ناپسند ہے کہ مؤمن کی توہین ہو پھر چاہے وہ مؤمن اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا آلِ رسول اللہ علیہم السلام کے دشمن کو ہی کیوں نہ گالی دے رہا ہو۔

## سبّ کے احکام

سبّ کا مطلب بھی برا بھلا کہنا ہے لیکن یہ فحش کی طرح مؤمن کی توہین کا سبب نہیں ہوتا۔

چوں کہ ایک مؤمن حاملِ ولایتِ علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہوتا ہے اس لیے کسی مؤمن کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مؤمن پر سبّ کرے۔ لیکن مخالف (یعنی ایسا شخص جو ائمۂ حقہ ؑ کی ولایت پر اعتقاد نہ رکھتا ہو) پر سبّ کرنا جائز ہے۔

**سبّ سنت الٰہی:**

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر سبّ سے کام لیا ہے۔ مثال کے طور پر ان دو آیات کو ملاحظہ کیجیے:

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ (البقرة ۱۸)

وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں تو وہ نہیں پلٹیں گے (گونگا، بہرا اور اندھا کہنا سبّ ہے)

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ (المسد ۱)

ابو لہب کے ہاتھ ٹوٹیں (کسی کو کہنا کہ اس کے ہاتھ ٹوٹیں یہ سبّ ہے)

**سبّ سنت رسول اللہ ﷺ:**

رسول اللہ ﷺ نے بھی مختلف مقامات پر مختلف افراد پر سبّ کیا ہے۔ جیسے جب عمرو ابنِ عبد ود خندق پار کر کے آیا تو جنابِ ختمی مرتبت ﷺ نے فرمایا: مَنْ لِهٰذا الكَلْبِ؟ یعنی کوئی ہے اس کتے (کا منہ بند کرنے) کے لیے؟

**ایک غلط فہمی:**

کچھ لوگ سبّ کو حرام کہتے ہیں اور دلیل کے طور پر یہ آیت پیش کرتے ہیں:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ (الانعام ۱۰۸)

ترجمہ: جو لوگ اللہ کے علاوہ کسی کو پکارتے ہیں ان پر سبّ مت کرو۔

**اس غلط فہمی کا ازالہ:**

قرآن کی اس آیت کے ایک جز سے اپنے مدعا کو ثابت کرنا بالکل ایسا ہی ہو گا جیسے قرآن کی آیت يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ (اے ایمان والو! نماز کے قریب بھی مت جانا جب تم نشے میں ہو) کے پہلے جز یعنی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ (اے ایمان والو! نماز کے قریب بھی مت جانا) سے کوئی یہ ثابت کرنا چاہے کہ اللہ نے قرآن میں نماز کے قریب جانے سے منع کیا ہے۔ ہر معقول آدمی جانتا ہے کہ قرآن سے اس طرح استدلال کرنا اللہ، رسول اللہ ﷺ اور خود قرآن کے ساتھ ناانصافی کرنے کے مترادف ہے۔ اور اگر بالفرض یہ بات مان بھی

لی جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ اللہ کے قول و فعل میں نعوذ باللہ تضاد پایا جاتا ہے کہ ایک طرف تو خدا خود سبّ کر رہا ہے اور دوسری طرف اس سے منع بھی کر رہا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یقینا اللہ نے مذکورہ آیت میں سبّ سے روکا ہے لیکن اس کے اگلے حصے، فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (کہ معرفت نہ ہونے کی وجہ سے پلٹ کر خدا پر سبّ کریں) میں اس کی ایک شرط بھی بیان کی ہے۔ لہٰذا جب صورتِ حال اس کے بر عکس ہو یعنی اگر دشمنِ خدا پر سبّ کی جائے اور وہ اللہ پر جواباً سبّ نہ کرے تو سبّ کرنا جائز ہے۔ قول معصومؑ ہے کہ: "ہمارے دشمن پر سبّ نہ کرنا ورنہ وہ ہماری معرفت نہ رکھنے کی وجہ سے ہم پر سبّ کرے گا۔" لیکن اگر آپ ایسی خلوت میں دشمنانِ آل محمد پر سبّ کر رہے ہوں جہاں ائمہؑ کے دشمنوں کا کوئی دوست آپ کی آواز نہ سن رہا ہو تو بے جھجک سبّ کیجیے اور جن الفاظ میں اور جیسے چاہیں کیجیے۔ بس فحش کی حد میں داخل ہونے سے بچیں۔

## لعنت

قرآن میں تقریباً ۵۰ مختلف مقامات پر اللہ نے لعنت کا لفظ استعمال کیا ہے۔

**لعنت سنت الٰہی:**

قرآنی آیات میں سے لعنت کی مثالیں:

إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ (الاحزاب ۶۴)

ترجمہ: یقیناً اللہ کافروں پر لعنت کرتا ہے۔

غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ (النساء ۹۳)

ترجمہ: اللہ ان پر غضب ناک ہوا اور ان پر لعنت کی۔

انَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (الاحزاب ۵۷)

ترجمہ: جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں یقیناً اللہ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کرتا ہے۔

**ایک غلط فہمی:**

کچھ لوگ لعنت کو بالکل حقیر سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لعنت بس اللہ کی رحمت سے دوری ہی تو ہے! ان کا لہجہ بتاتا ہے کہ وہ لعنت کو بالکل معمولی چیز سمجھتے ہیں۔

**اس غلط فہمی کا ازالہ:**

دوستو! اللہ کی رحمت سے دوری کا مطلب ہے جہنم اور عذابِ ابدی کا مستحق ہونا۔

لہٰذا لعنت کو ہلکا نہ سمجھا جائے کہ یہ بڑی شدید چیز ہے۔ بلکہ اگر آپ دشمن خدا کے خلاف کوئی سخت بات کہنا چاہیں تو اسے لعنت کریں۔ اس سے زیادہ سخت اور شدید کچھ نہیں ہو سکتا۔

# The Criteria of Abusing, Swearing and Cursing

In Arabic there are three ways to criticize someone:

1. Fah’sh (Abusing)
2. Sab’b (Swearing)
3. La’nat (Cursing)

## Fah’sh

Fah’sh means to abuse someone verbally.

***Criteria for Fah’sh:***

It is not acceptable for a Mo’min to abuse someone verbally because it is insulting towards himself. Allah doesn’t like insolence of a Mo’min even if the target is an enemy of Allah, the Prophet PBUH or his Ahlebait AS.

## Sab’b

Sab’b means to swear someone with harsh words. Unlike Fah’sh, the Sab’b is not insulting towards the Mo’min.

***Sab’b as Allah’s Practice:***

Sab’b is been used in Qur’an like in the two Aya below:

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ (البقرة ١٨)

Deaf, dumb and blind - so they will not return

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ (المسد ١)

May the hands of Abu Lahab be ruined

## *Sab'b as Prophet's Practice:*

When the enemy 'Amr-bin-Abd-e-Wud' crossed the 'Khandaq' and challenged Muslims, Prophet PBUH said: مَنْ لِهٰذا الكَلْبِ؟

Trans: Is there anyone for this dog?

## *Criteria for Sab'b:*

Its not acceptable for a Mo'min to Sab'b another Mo'min because a Mo'min carries Wilayah of Imam Ali-bin-abi-Talib in his heart. Instead one can Sab'b the enemy (i.e. someone who doesn't believe in the Wilayah of true Aim'mah AS).

## *Misconception:*

Some people believe that Sab'b is Haram and they quote this Ayah from Qur'an as a proof:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ (الانعام ١٠٨)

Revile not ye those whom they call upon besides Allah

## *Correction:*

Trying to prove the agenda by quoting only a part of the Ayah is no different from proving that a Mo'min should stay away from Namaz by quoting "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ" (Believers, do not come close to prayer) and not quoting the rest (where Allah says وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ 'when you are intoxicated'). Every sensible person knows that doing so is a mere dishonesty towards Allah, Qur'an and the

Prophet PBUH. Even if we consider this correct then we will have to accept that there is a clash between Allah's words and his actions because Allah is prohibiting Sab'b and on the other hand he himself is doing Sab'b in Qur'an.

The answer to this reasoning is that for sure Allah has prohibited Sab'b in this Ayah but also, he comes up with a condition in the very next sentence.

فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ

lest they out of spite revile Allah in their ignorance.

So, if the condition is the same as described in Ayah then Sab'b is Haram but otherwise we can do Sab'b and that's the reason why Masoom said:

"Don't Swear our enemy because he will swear us back, for he is not aware of us."

So, if you are sitting aloof and there is no body around who loves the enemies of Ahlebait, then there is no prohibition doing Sab'b. You can choose whatever words you like for Sab'b but don't enter the boundaries of Fah'sh.

# La'nat

La'nat is the opposite of Rehmat which means pushing away the mercy of Allah. This word is used almost 50 times in Qur'an.

***La'nat as Allah's Practice:***

Allah has done La'nat several times in Qur'an. Here we quote two of them:

إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ (الاحزاب ۶۴)

Verily Allah has cursed the Unbelievers

غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ (النساء ۹۳)

And the wrath and the curse of Allah are upon him

انَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (الاحزاب ۵۷)

Those who annoy Allah and His Messenger - Allah has cursed them in this World and in the Hereafter

***A misconception:***

Some people take La'nat very lightly and think its just a withdrawal from ALLAH's blessings. Their tone indicates that they consider La'nat little and negligible.

***Correction:***

Dear friends, being away from the mercy of Allah means nothing but hell and limitless A'zab.

So, one should not take La'nat lightly and if you want to curse Allah's enemies with some harsh words, do La'nat.